جناب ڈاکٹر نثار محمد صاحب
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامک تھیالوجی، اسلامیہ کالج پشاور

تحریم خمر -- طب جدید کے تناظر میں

ہر کتاب کا ایک خاص موضوع ہوتا ہے اور وہ پوری کتاب اس خاص موضوع کے اردگرد گھومتی ہے۔ قرآن کریم کا بھی ایک خاص موضوع ہے اور وہ ہے "انسان کی فلاح اور معاشرے کی اصلاح" قرآن کریم میں انسان اور انسانی معاشرے کی فلاح کے دو طریقے بتائے گئے ہیں۔

(۱) <u>ایجابی طریقہ فلاح</u> : اس طریقہ فلاح میں انسان کو ان امور کی طرف راغب کیا جاتا ہے جن کی ادائیگی سے انسان اور انسانی معاشرہ فلاح پا سکتا ہے۔

(۲) <u>سلبی طریقہ فلاح</u> : اس طریقہ فلاح میں انسان کو ان امور سے دور رہنے کی تلقین کی جاتی ہے جن کی ادائیگی کیوجہ سے انسان اور انسانی معاشرہ روبہ زوال ہو سکتا ہے۔ اس میں منکرات اور نواہی سے بچنے کی تاکید کی جاتی ہے۔

شراب کی حرمت کے حوالے سے قرآن کریم نے سلبی طریقہ فلاح اختیار کیا ہے تاکہ اس سے اجتناب کر کے انسان فلاح پائے۔

<u>نواہی اور اسکے نفسیاتی مضمرات</u> : اس عالم رنگ وبو میں انسان جو بھی کام کرتا ہے۔ اپنے نفع کیلئے کرتا ہے اور اگر کسی چیز سے پہلو تہی کرتا ہے تو اس میں بھی انسان اس چیز سے اجتناب کر کے نفع حاصل کرنا چاہتا ہے۔ شراب کی حرمت کے حوالے سے بھی اللہ نے انسان کو دعوت دی ہے کہ وہ اس کو اپنی عقل کے پیمانے پر تول کر دیکھے کہ اس میں نفع کتنا ہے اور نقصان۔ پھر اگر کسی چیز میں نفع و نقصان دونوں کا احتمال ہو تو انسان اس چیز کو لیتا ہے جس میں نقصان کم سے کم ہو (۱)۔ کیونکہ بڑے نقصان سے بچنا بھی نفع ہی کے زمرے میں آتا ہے۔ شراب دنیا کا قدیم ترین مشروب ہے۔ جو زمانہ قدیم سے فرط و نشاط کیلئے استعمال ہوتا چلا آرہا ہے (۲)۔ شاید اسی بنا پر قرآن کریم نے شراب کا انسان کے ساتھ قریبی تعلق کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کو بیک جنبش قلم ممنوع قرار نہیں

دیا۔ بلکہ تین مدارج میں اس کو حرام قرار دے کر انسانی عقل کو دعوت دی کہ وہ نفع و نقصان کے مسلمہ اصولوں پر پرکھ کر اپنے آپ کو اس لعنت سے نجات دلادے۔

شراب کی حرمت کا پہلا مرحلہ : شراب کی حرمت کے پہلے مرحلے میں اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیات نازل فرمائی۔ "یسئلونک عن الخمر والمیسر۔ قل فیھما اثم کبیر ومنافع للناس واثمھما اکبر من نفعھما (۳) ترجمہ : آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دوان میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کیلئے کچھ فائدے بھی ہیں اور ان کا گناہ انکے نفع سے بہت بڑا ہے"۔ اس آیت میں "واثمھما اکبر من نفعھما" قابل غور جملہ ہے۔ اس جملہ کا مقصد یہ ہے کہ انسان شراب کو اپنے عقل کے پیمانے پر تول کر دیکھے کہ اس میں نفع کتنا ہے اور نقصان کتنا؟ اگر اس کا نقصان نفع سے زیادہ ہے تو پھر نفع و نقصان کے مسلمہ اصولوں کے تحت اس سے اجتناب کرے۔ قبل از اسلام عرب معاشرے میں یہ ایک غلط روآیت جڑ پکڑ چکی تھی کہ شراب انسانی صحت کیلئے مفید ہے۔ اس آیت کے نزول کے بعد اس غلط روآیت پر زد پڑی۔ لہذا کچھ لوگوں نے نفع کے مقابلے میں اس کے زیادہ گناہ (نقصان) کی بناء پر اس کو ترک کردیا۔

حرمت کا دوسرا مرحلہ : پہلے آیت میں "منافع للناس" کی بناء پر بعض لوگوں نے شراب کا استعمال ترک نہیں کیا۔ اس لیے حرمت کے اس دوسرے مرحلے میں درج ذیل آیت نازل ہوئی :

"یاایھاالذین آمنوا لاتقربوا الصلٰوۃ وانتم سکاریٰ حتی تعلموا ماتقولون"

ترجمہ : اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو اس وقت تک نماز کے قریب مت جاؤ۔ جب تک تم زبان سے جو کچھ کہہ رہے ہو' اسے نہ سمجھنے لگو (☆)۔ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ انسان کا سب سے قیمتی سرمایہ اس کی عقل ہے اور اسی عقل ہی کی بناء پر اسے باقی تمام مخلوق میں ممتاز مقام حاصل ہے۔ انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کی ایک بڑی وجہ بھی یہی ہے کہ وہ جو کام بھی کرتا ہے سوچ سمجھ کر کرتا ہے۔ آنکھیں بند کر کے نتائج سے بے فکر ہو کر کوئی قدم نہیں اُٹھاتا۔

☆اس ایت کا شان نزول یہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت علیؓ کسی دعوت میں تشریف لے گئے تھے۔ جس میں شراب رکھی ہوئی تھی۔ کھانے کے بعد حضرت علیؓ نے جماعت پڑھائی' جس میں آپ نے سورۃ الکفرون کی تلاوت شروع کی۔ نشہ کی بناء پر تلاوت میں آپؓ سے سخت غلطیاں سرزد ہوئیں جس پر درج بالا ایت نازل ہوئی (دیکھئے معارف القرآن متعلقہ ایت)

قرآن کریم میں ان لوگوں کی مذمت بیان کی گئی ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے۔ ارشاد ربانی ہے:

"لهم قلوب لا يفقهون بها ولهم اعين لا يبصرون بها ولهم آذان لا يسمعون بها أولئک کالانعام بل هم اضل"(۵)۔ ترجمہ "ان کے دل ہیں لیکن سمجھتے نہیں، آنکھیں ہونے کے باوجود نہیں دیکھتے اور کان ہونے کے باوجود نہیں سنتے۔ یہ لوگ جانوروں کی طرح بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں"۔ گویا وہ انسان سب سے بڑے خسران اور نقصان میں ہے۔ جس کی عقل ماؤف ہو جائے۔ جب انسان اچھائی اور برائی میں تمیز نہ کر سکے تو یہ اسکی عقل کا سب سے بڑا نقصان ہے۔ شراب کیلئے قرآن وحدیث میں "خمر" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اور خمر کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "الخمر ما خامر العقل" ترجمہ: خمر (شراب) وہ ہے۔ جو عقل کو ماؤف کردے۔ گویا شراب کا سب سے بڑا نقصان عقل کا زائل ہونا ہے۔

<u>حرمت کا تیسرا مرحلہ</u>: شراب کی حرمت کا تیسرا اور آخری مرحلہ نہایت جارحانہ اور سخت تھا اور اس میں اس مقصد کی نشاندہی بھی کی گئی ہے جو شراب کی حرمت کے پیچھے کارفرما ہے: ارشاد ربانی ہے: "انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشطين فاجستنوبه لعلكم تفلحون"(۷) ترجمہ: "یقیناً شراب، جوا، بت اور فال کھولنے کے تیر یہ سب غلیظ اور شیطانی اعمال ہیں۔ لہذا اس سے بچتے رہو، تاکہ تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ" ☆

اس آیت میں انسان کے دینی اور دنیاوی فساد کی نشاندہی کر کے اسے ان قبیح اعمال سے باز رہنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ شراب کی حرمت کا یہ تیسرا مرحلہ نہایت خوش اسلوبی سے طے ہوا اور شراب پر جان نچھاور کرنے والی قوم نے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے شراب کو الوداع کہا (۸)

<u>شراب کی صحت افزا خصوصیات کے بارے میں غلط فہمیاں</u>: انسان زمانہ قدیم سے شراب استعمال کرتا چلا آرہا ہے اور اس کے بارے میں یہ یقین کر لیا گیا تھا کہ اس میں صحت افزا خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ مثلاً بھوک بڑھاتی ہے۔ بدہضمی کا خاتمہ کرتی ہے۔ انسان کو ذہنی خوشی دیتی ہے اور یہ کہ اس سے انسان میں جرأت اور بہادری پیدا ہو جاتی ہے (۹)۔ لیکن اس کے باوجود عرب معاشرے میں ایسے لوگ بھی تھے جو شراب کو نجس اور ایک غلیظ چیز سمجھتے تھے اور شرفاء

عرب اس سے اجتناب کرتے تھے (۱۰)۔ تاہم عام طور پر لوگ شراب کا (اسکی صحت افزا خصوصیات کی بنا پر) بے دریغ استعمال کرتے تھے۔ تاریخ کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ قبل از اسلام' عرب معاشرے میں بے یقینی اور ذہنی خلفشار وانتشار کا دور دورہ تھا۔ آپس کے اختلاف' قبائلی جھگڑوں اور خراب اقتصادی حالات کی بناء پر انکی خاندانی زندگی میں ہر وقت ھیجان کی کیفیت رہتی تھی۔ طاقتور قبیلے کے حملے لوٹ مار کی خوف کیوجہ سے تقریباً ہر فرد ذہنی خلفشار اور ڈپریشن کا شکار رہتا تھا۔ قرآن کریم نے ان کے اس ذہنی کھچاؤ کا نقشہ یوں کھینچا ہے :

"واذكرنِعمَتَ الله عليكم اذكنتم اعدآءً فالّف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخواناً وكنتم على شفا حفرة من النار فانقذكم منها" (۱۱)۔ ترجمہ : اور اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو' جب تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ پھر اللہ نے تمھارے دلوں میں اُلفت ڈال دی۔ اب تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے' پھر اللہ نے تم کو اس سے نجات دی۔

جن لوگوں کی نجی زندگی کی یہ حالت ہو' جو اس آیت میں بتائی گئی ہے وہاں پر احساس محرومی اور ذہنی بے چینی کا پیدا ہونا یقینی ہے۔ اسی بناء پر وہ اپنے اس ذہنی کھچاؤ کو کم کرنے اور چند لمحوں کی خوشی کے حصول کیلئے شراب خوب پیتے تھے۔ اس زمانے میں شراب کا استعمال آج کی مغربی دنیا میں اس کے استعمال سے کہیں زیادہ تھا (۱۲)۔ اس قسم کے شراب کی رسیا قوم کو اس لعنت سے چھٹکارا دلانے کے لئے پہلے مرحلے کے طور پر اس کے متعلق اور مضر روح ہونے کی بناء پر شراب پر پابندی لگانے کیلئے اتنا لمبا چوڑا راستہ اختیار کیا۔ تو پھر یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ یہ شراب بذات خود ہے کیا چیز؟ اس کا مزاج کیا ہے اور اس میں وہ کونس اجزاء ہیں جن کی وجہ سے انسانی صحت پر اس کے برے اثرات مرتب ہوتے ہیں؟۔

<u>شریعت میں شراب کی تعریف</u> : قرآن کریم میں شراب اور اس قسم کے دوسرے مشروبات کیلئے خمر کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ خمر کا لفظ خمر سے ماخوذ ہے۔ اور اس کے معنی ہے اس نے ڈھانپ لیا۔ اس نے چھپالیا (۱۳)۔ حدیث شریف میں خمر کی تشریح یوں کی گئی ہے۔

"الخمر ماخامر العقل" (۱۴) ترجمہ: (خمر وہ ہے جو عقل کو زائل کردے)☆
ایک اور حدیث میں ابن عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے یوں نقل کرتے ہیں:

"کل مسکرخمر وکل خمر حرام" (۱۵)۔ ترجمہ: (ہر نشے والی چیز خمر (شراب) میں شامل ہے)۔ اور ہر خمر (شراب) حرام ہے۔ گویا ہر وہ مشروب جسکی وجہ سے انسان کے ذہنی قویٰ متاثر ہوتے ہیں اور اس کو سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت سے محروم کردیتے ہیں۔ شراب کے زمرے میں آتے ہیں (۱۶)۔ ابن عمرؓ ہی کی ایک اور حدیث میں یوں ارشاد ہوتا ہے۔ "کل مسکر حرام، مااسکر کثیرہ فقلیلہ حرام" (۱۷) ترجمہ: (ہر نشے والی چیز حرام ہے جس چیز کا زیادہ حصہ نشہ آور ہو اس کا قلیل حصہ بھی حرام ٹھہرتا ہے)۔

<u>شراب کن چیزوں سے بنتی ہے؟</u>: عہد نبویؐ میں لوگ جن چیزوں سے شراب بناتے تھے ان کی نشاندہی درج ذیل حدیث میں کی گئی ہے: "عن نعمان بن بشیرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ان من الحنطۃ خمراً ومن الشعیرخمراً ومن التمرخمراً ومن الزبیب خمراً ومن العسل خمراً (۱۸)۔ ترجمہ: (حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ شراب پانچ چیزوں سے بنتی ہے۔ گندم، جو، کھجور، انگور اور شہد۔ اگرچہ اس حدیث میں صرف پانچ چیزوں کا تذکرہ ہے لیکن آج کل ان کے علاوہ اور بھی مختلف چیزوں سے مصنوعی طریقے سے شراب بنائی جاتی ہیں۔ جدید طبی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ شراب خواہ کسی بھی چیز سے بنائی جائے اس میں دو اہم اجزاء میتھائل (Methyl) اور ایتھائل (Ethyl) ضرور شامل ہوتے ہیں (۱۹)

جدید دور میں شراب کے جملہ مشروبات کیلئے الکحل (Alcohol) کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ الکحل کا لفظ انگریزی زبان میں 16ویں صدی میں استعمال ہونا شروع ہوا۔ اس سے پہلے یہ لفظ انگریزی زبان میں کبھی بھی استعمال نہیں ہوا تھا (۲۰)۔ الکحل دراصل عربی زبان کا لفظ ہے۔ اور اس کے معنی ہے نفیس اور عمدہ پاؤڈر (۲۱) انگریزی کا لفظ الکحل (Alcohol) عربی زبان کے لفظ الغول (Al-ghul) کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ جس کے معنی ہے دماغ کو سن کرنا، زہر آلودہ کرنا، مردہ کرنا وغیرہ (۲۲)۔ مشہور مسلمان سائنسدان جابر ابن حیان (۱۸۵ھ / ۸۰۰ء) پہلا شخص تھا جس نے بغداد میں خالص قسم کی شراب

تیار کی تھی اور اس نے اسکا نام الغول (Al-Ghul) رکھا تھا (۲۳)۔ غالب گمان یہی ہے کہ یہ الغول (شراب) جب یورپ پہنچی تو وہاں یہ نام کثرت استعمال کی وجہ سے الکحل (Al-cohal) پڑ گیا۔ کیونکہ انگریزی بان میں "غ" کا تلفظ نہیں ہے۔ اس لئے شاید انہوں نے

(GH) کو (CH) میں بدل کر اسے الغول سے الکحل بنا دیا۔

دور جاہلیت اور الکحل کا استعمال: عرب شعراء کے جاہلیت کے دور کے اشعار سے پتہ چلتا ہے کہ قبل از اسلام دور میں عرب شراب کا استعمال خوب کرتے تھے۔ خاص طور پر جنگوں کے موقعوں پر تو شراب پانی کی طرح پیتے تھے۔ شاعر رسول حضرت حسانؓ ابن ثابت کی جاہلیت کے دور کا ایک شعر ہے: ونشربها فتتر کنا ملوکاً واسداً لا ینهنهنا اللقاء (۲۴)

ترجمہ (جب ہم شراب پیتے ہیں تو بادشاہ بن جاتے ہیں اور میدان جنگ میں پھرے ہوئے شیر بن جاتے ہیں۔ جن کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا)۔ احادیث کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ دور جاہلیت میں عرب الکحل کے طبّی خصوصیات کے قائل تھے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ دوا اور علاج کی خاطر شراب استعمال کرتے تھے۔ جیسا کہ درج ذیل حدیث سے اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

"عن طارق بن سوید الجهنی سال النبی ﷺ عن الخمر فنهاه اوکره ان یصنعها فقال انما اصنعها للدواء فقال انه لیس بدواء ولکنه' داء" ترجمہ: (طارق بن سویدؓ نے رسول کریم ﷺ سے شراب کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ یا اس کے بنانے کو ناپسند فرمایا۔ تو اس نے کہا! کہ ہم تو صرف دوا کیلئے اس کو بناتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ دوا نہیں بلکہ خود ایک بیماری ہے۔

منافع للناس سے غلط فہمی: جو غلط تصورات الکحل کے بارے میں اسلام سے قبل مشہور تھے۔ قرآنی آیت "منافع للناس" سے غلط فہمی کی بناء پر وہی تصورات بعد از اسلام بھی بعض صاحبان علم کے ہاں بھی مروج تھے۔ علامہ ابن کثیرؒ (۷۷۴ھ) جیسی اولوالعظم شخصیت بھی شراب کے نقصان کو دین کا نقصان تصور کرتے ہیں۔ لیکن وہ اس کے طبّی فوائد کے بھی قائل تھے۔ اس نے اس کی زود ہضمی' بدن سے فاضل مادوں کے اخراج میں معاونت اور ذہنی و دماغی قوتوں میں اضافے جیسی صلاحیتوں کا

تذکرہ کیا ہے۔ نیز یہ کہ شراب انسان کو خوشی اور سرور دیتی ہے (۲۵)۔ ابوبکر الرازیؒ نے بھی اپنی کتاب "منافع الاغذیۃ" میں شراب کی انہی خصوصیات کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ شراب بدن کو موٹا کر کے رنگ کو سرخ کرتی ہے اور پیاس کی شدت کو ختم کرتی ہے (۲۶)۔ مسلمان حکماء کا شراب کے بارے میں اس طرح کا غلط فہمی کا شکار ہونا صرف "منافع للناس" کے غلط معنی لیے جانے کی بناء پر ہوا تاہم ابن عباسؓ نے صراحت کے ساتھ منافع کی تشریح کر کے یہ غلط فہمی دور کر دی ہے۔ فرماتے ہیں :"(اثم کبیر) بعد التحریم (ومنافع للناس) قبل التحریم بالتجارۃ بھا (واثمھما) بعد التحریم (اکبر من نفعھما) قبل التحریم" (۲۷)۔ لہذا منافع سے مراد صرف وہ تجارتی نفع ہے جو ان کو قبل التحریم حاصل ہوتا رہا لیکن اس کی حرمت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کے منافع کو سلب کر دیا (۲۸)۔ یہی وجہ ہے کہ علامہ ابن قیم (۷۵۱ھ) نے الکحل کا دوائی کے طور پر استعمال سخت ممنوع قرار دیا ہے۔ آپ نے لکھا ہے :"ماجعل اللہ لنافیھاشفآء قط (۲۹) ترجمہ :(اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اس میں قطعاً شفاہی نہیں رکھی ہے)۔ جدید طبّی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ الکحل انسانی صحت کیلئے نہایت مضر ہے۔ علم الادویات (Pharmacology) کی تمام کتب اس بات پر متفق ہیں کہ شراب میں کوئی بھی ایسی چیز موجود نہیں جو انسانی صحت کیلئے مفید ہو۔ مغربی معاشرہ (جہاں شراب کے استعمال پر کوئی پابندی نہیں) بھی اب شراب کی تباہ کاریوں سے عاجز آچکا ہے (۳۰)۔ تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ کسی بھی چیز کے کھانے کے بعد میٹابولزم (Metabolism) کے عمل کی وجہ سے وہ چیز اپنی بنیادی وحدتوں میں تقسیم ہونے کے بعد جسم پر اس کے اچھے یا برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ لہذا کسی نجس، خبیث اور مضر صحت چیز کے کھانے سے اس کے برے اثرات ضرور اس جسم پر پڑتے ہیں۔ ماہرین طب الکحل کو انسانی بدن کیلئے کتنا مضر قرار دیتے ہیں اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

الکحل اور شہوت : ابن سینا (۹۸۰ء۔۱۰۳۸ء) نے شراب کی خصوصیات میں بطور خاص اس بات کا ذکر کیا ہے کہ یہ قوت شہوانیہ کو تحریک دیتی ہے (۳۱)۔ جب خواص کی یہ حالت ہو تو عوام تو پہلے ہی سے اسکے بارے میں غلط فہمی کے شکار تھے۔ مشہور انگریزی شاعر شیکسپیئر (Shakespeare) نے اپنے ایک ڈرامے میں شراب کی انہی خصوصیات کے حوالے سے اس مروجہ رائے کا اظہار کرتے

ہوئے لکھا ہے : "It provokes the desires, but takes away the performance"

یعنی یہ شہوت کو تو ابھارتا ہے مگر عملی کارکردگی کی قوت کو سلب کرتا ہے (۳۲)۔ دنیا میں جنسی جرائم کی بڑی وجہ شراب کے بارے میں یہی غلط تصورات ہیں۔ بدکاری میں ملوث افراد میں سے پچاس فیصد کا تعلق شرابیوں سے ہوتا ہے۔ بلکہ محرمات سے بدکاری کرنے والے بھی اکثر شرابی ہی پائے گئے (۳۳)۔ نبی کریم ﷺ نے سینکڑوں سال قبل اس خبیث مشروب کو ام الفواحش اور ام الکبائر قرار دیا ہے (۳۴)۔ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا الکحل کے انہی خصوصیات کے بارے میں یوں لکھتا ہے :

"حقیقت یہ ہے کہ شراب شہوت کو تیز کرنے کے بجائے انسان کے اعضاء توالد و تناسل کو نقصان پہنچاتی ہے (۳۵)۔ جدید طب نے الکحل کو انسانی خصیوں (Testes) کیلئے جہاں مادہ منویہ بنتا ہے نہایت مضر قرار دیا ہے۔ شراب کے کثرت استعمال کی بناء پر مرد کے آلہ تناسل کے سیدھے کھڑے ہونے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے اور انسان خواہش کے باوجود مجامعت کے قابل نہیں رہتا (۳۶)۔ خواتین میں کثرت شراب نوشی کی بناء پر ان کے بدن میں ایسٹروجن (Estrogen) نامی ہارمون زیادہ ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے شہوت میں خود بخود کمی آجاتی ہے کیونکہ یہ ہارمون براہ راست خواتین کے جنسی خواہش پر اثر ڈالتے ہیں (۳۷)۔ مردوں کے بدن میں ان ہارمون کی زیادتی کیوجہ سے نامردی اور عورتوں کی طرح پستان کے ابھار نکل آتے ہیں۔ مرد کے چہرے پر مونچھوں اور داڑھی کے بال نہیں نکلتے اور پھر مرد و عورت میں تمیز کرنا مشکل ہو جاتا ہے (۳۸)۔ خواتین میں مے نوشی کی بناء پر درج ذیل بیماریاں پیدا ہوتی ہیں : (۱) حیض میں بے قاعدگی (۲) شہوت میں کمی (۳) بچے کا معذور پیدا ہونا (۴) اسقاط حمل میں اضافہ (۳۹)۔

الکحل اور زود ہضمی : اکثر شرابی اس کے فوائد میں زود ہاضمی کو شامل کرتے ہیں۔ علامہ ابن کثیر (۷۷۴ھ) نے شراب کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ زود ہاضم ہے (۴۰)۔ لیکن آج کے ماہرین طب نے انکی رائے کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ الکحل نظام انہضام کیلئے نہایت مضر ہے کیونکہ شراب کیوجہ سے اشتہا کم ہو جاتی ہے اور خالی پیٹ انسان اپنے آپکو بھرا پیٹ محسوس کرتا ہے (۴۱) الکحل کے کثرت استعمال کیوجہ سے لعاب دہن اور معدے کی تیزابیت (ھائڈروکلورک ایسڈ /

HCl) میں کمی آجاتی ہے، جسکی وجہ سے کھانا جلدی ہضم نہیں ہوتا۔ الکحل پیٹ کے پردے میں براہ راست خون میں جذب ہو جاتا ہے جسکی بناء پر معدے میں موجود خوراک بروقت ہضم ہونے سے رہ جاتی ہے (۴۲) اور انسان دردسر، گیس، قے، دست اور متلی جیسے بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے (۴۳)۔

<u>الکحل اور خوراک کی نالی</u> : الکحل کی وجہ سے شرابی کا گلہ اکثر خراب رہتا ہے اور گلے میں خراش اٹکا ہوا محسوس کرتا ہے جسکی بناء پر اس کی آواز سخت اور بھاری ہو جاتی ہے (۴۴)۔ شرابیوں میں گلے کا کینسر بہت عام ہے (۴۵) جن عوامل کی وجہ سے کھانا گلے میں نیچے جاتا ہے شراب کی وجہ سے وہ متاثر ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے خوراک کی نالی میں کھانا آسانی سے نیچے نہیں جاتا اور کھانے میں دقت محسوس ہوتی ہے اس کے علاوہ معدے میں موجود خوراک واپس منہ کی طرف آنا شروع ہو جاتی ہے (۴۶)۔

<u>الکحل اور معدہ</u> : انسانی جسم کا اپنا ایک دفاعی نظام ہے اور اس دفاعی نظام کی بدولت کوئی بھی مضر صحت چیز انسانی جسم میں داخل ہوتے ہی اس کے خلاف جسم "ضد جسم" مواد تیار کر کے اسے ختم کر دیتے ہیں۔ معدے کے اندر ایک پردہ (Gastric Mucosa) یہی کام کرتا ہے کہ معدے کو مضر چیزوں سے بچاتا ہے۔ الکحل کی وجہ سے یہ پردہ اپنا کام چھوڑ دیتا ہے۔ جسکی وجہ سے معدہ بلاواسطہ نقصان دہ چیزوں کی زد میں آجاتا ہے۔ اور خوراک کی نالی کے اوپر سے لیکر معدے کے انتہا تک کا پورا نظام بگڑ جاتا ہے (۴۷)۔ الکحل معدے کی زخم (Peptic Ulcer) کیلئے حد درجہ نقصان دہ ہے۔ الکحل معدے میں پہنچ کر گرمی پیدا کر کے نظام انہضام میں ھیجان کی کیفیت پیدا کر دیتی ہے (۴۸)

<u>الکحل اور نظام قلب</u> : رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے :

"الا ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد' کله واذا فسدت فسد الجسد کله' الاوهی القلب" (۴۹)

ترجمہ : (سنو جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ ٹھیک ہوتا ہے پورا نظام بدن ٹھیک ہوتا ہے اور جب اس میں بگاڑ آجائے تو پورے نظام بدن میں بگاڑ آجاتا ہے۔ جان لو کہ وہ دل ہے)۔ انسانی

صحت کا دارومدار دل کی طبعی حرکت پر منحصر ہے۔ اگر دل کے معمول کی رفتار میں بگاڑ آجائے تو انسانی زندگی خطرے میں پڑجاتی ہے۔ الکحل کی وجہ سے دل کی حرکت میں اضافہ ہوجاتا ہے اور اس اضافے کی بناء پر دل کے پٹھوں پر اضافی بوجھ پڑجاتا ہے۔ جسکی وجہ پر دل کے پٹھے بری طرح متاثر ہوجاتے ہیں (۵۰)۔ الکحل کے کثرت استعمال سے انسان بلند فشار خون (Hypertension) میں مبتلا ہوجاتا ہے اور دل کے دوران خون میں بے قاعدگی آجاتی ہے (۵۱)۔ الکحل کیوجہ سے دل کی رگوں میں چربی زیادہ جمع ہوجاتی ہے جو خون کے گردش میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہے۔ جن ممالک میں الکحل کا استعمال زیادہ ہے وہاں پر دل کے مریض دوسرے ممالک سے بہت زیادہ ہوتے ہیں (۵۲)

الکحل اور دماغ : الکحل کی وجہ سے انسانی جسم کا نروس سسٹم (Nervous System) سُست پڑ جاتا ہے جسکی وجہ سے انسان کے قوت فیصلہ کی صلاحیت متاثر ہوجاتی ہے (۵۳)۔ اس کی وجہ سے دماغ کے وہ خلیئے متاثر ہوجاتے ہیں جس سے پروٹین بنتی ہے اور اس وجہ سے انسان کی قوت حافظہ متاثر ہوجاتی ہے (۵۴)۔ علامہ ابن قیمؒ (۷۵۱ھ) نے شراب کے دماغ پر برے اثرات کے بارے میں فرمایا ہے :"فانها شديد المضرة بالدماغ الذى هو مركز العقل عندالاطباء والفقهآء" (۵۵)۔ ترجمہ : شراب دماغ کیلئے نہایت مضر ہے 'جو کہ اطبآء اور فقہاء کے نزدیک عقل کا مرکز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شرابی کسی بھی مسئلے کا سامنا کرنے سے گھبراتا ہے اور معاملات میں لوگوں کے ساتھ بد زبانی اور بد اخلاقی پر اتر آتا ہے (۵۶)۔ عالمی ادارہ صحت (W.W.O) کی رپورٹ کے مطابق ۵۰ فیصد حادثات شرابیوں کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ ۵۰ فیصد زنابالجبر کے واقعات شرابی کرتے ہیں۔ ۷۰ تا ۸۶ فیصد اقدامات قتل شراب کے زیر اثر افراد کرتے ہیں۔ ۴۷ فیصد بیویوں کو مارنے والے شرابی ہوتے ہیں۔ صرف برطانیہ میں ۵۰ فیصد قیدی شراب کی وجہ سے ہونے والے کسی جرم میں سزا کاٹ رہے ہوتے ہیں (۵۶)۔

الکحل اور سردی سے بچاؤ : شراب کے رسیا لوگوں کا کہنا ہے کہ شراب سے جسم میں گرمی پیدا ہوجاتی ہے اور انسان سخت سردی میں بھی اپنے آپ کو گرم محسوس کرتا ہے لیکن یہ ایک معروضہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شراب کی وجہ سے وقتی طور پر انسان کے خون کی رگیں پھول جاتی ہیں اور

اس میں پھلاؤ کی وجہ سے ان میں زیادہ خون دوڑنے لگتا ہے اور یوں انسان اپنے آپ کو گرم محسوس کرنے لگتا ہے۔ دراصل انسانی جسم کے درجہ حرارت کو بحال رکھنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک خود کار نظام وضع کیا ہے کہ جب انسان سخت سردی میں نکلتا ہے تو اس پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ یہ کپکپی انسانی جسم باہر کے درجہ حرارت کو اپنے اندر کے درجہ حرارت کے برابر لانے کیلئے کرتا ہے۔ لیکن شرابی کے خون کے پھلاؤ کی وجہ سے خود بخود کپکپی اور لرزنے کی یہ صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ اور یوں باہر کی سردی کا اس کے جسم پر غیر محسوس طریقے سے برا اثر پڑتا ہے۔ خون آہستہ آہستہ ٹھنڈا ہونے لگتا ہے اور دماغ تک خون کم پہنچنے کی وجہ سے انسان نیم بیہوش ہو جاتا ہے۔ اچانک درجہ حرارت کم ہونے (Hypothermia) کی وجہ سے سرد ممالک میں ۳۰ تا ۸۰ فیصد اموات واقع ہوتی ہیں (۵۷)۔

الکحل اس وقت دنیا میں امن عالم کیلئے بہت بڑا خطرہ بن چکا ہے۔ ۲۲ ویں عالمی ہیلتھ اسمبلی (World Health Assembly) کی رپورٹ کے مطابق اس وقت دنیا میں حل طلب مسائل میں الکحل سب سے گھمبیر شکل اختیار کر چکا ہے (۵۸)۔ مغربی ممالک آج الکحل کو دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ قرار دے رہے ہیں۔ لیکن اسلام نے سینکڑوں سال قبل الکحل کو "رجس" اور "شیطانی عمل" کہہ کر اس مسئلے کی نشاندہی کر دی تھی اور انسانوں کو اس سے دور رہنے کا حکم دیا۔ آج یورپ کے جنرل ہسپتالوں میں آنے والا ہر چوتھا شخص الکحل سے منسلک کسی بیماری کی وجہ سے داخل ہوتا ہے (۵۹)۔

حوالہ جات

(۱) قرآن کریم البقرہ 219:2 (۲) انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا۔ دی یونیورسٹی آف شکاگو ۱۹۸۸ء امریکا زیر لفظ "الکحل"
(۳) قرآن کریم البقرہ 219:2 (۴) قرآن کریم النسآء 43:4 (۵) قرآن کریم الاعراف 7-147 (۶) امام محمد بن اسماعیل البخاری (۲۵۶ھ) صحیح البخاری سعید کمپنی کراچی کتاب التفسیر کتاب الاشربۃ باب ان الخمر من العنب (۷) قرآن کریم المائدۃ 5:90
(۸) دیکھئے حوالہ نمبر ۲ (۹) ایضاً دیکھئے حوالہ نمبر ۲ (۱۰) عبدالرحمن ابن خلدون، مقدمہ ابن خلدون مطبع مصطفیٰ محمد قاہرۃ مصر، ص: ۱۸۰ (۱۱) قرآن کریم آل عمران 3-103 (۱۲) دیکھئے Dr. Ali Akbar< the Problems of Alcohol and its solution in Islam, Saudi Publishing House Jeddah, 1986, P:2
(۱۳) امام راغب اصفہانی، المفردات فی غریب القرآن، قدیمی کتب خانہ کراچی، بذیل مادہ "خمر" (۱۴) دیکھئے حوالہ نمبر ۲
(۱۵) (الف) امام مسلم (ابوالحسین مسلم بن حجاج) (۲۶۱ھ) صحیح مسلم سعید کمپنی کراچی کتاب الاشربۃ باب ان کل مسکر خمر
(ب) ابوداؤد سلیمان الاشعث سجستانی (۲۷۵ھ) سنن ابوداؤد مکتبہ امدادیہ ملتان کتاب الاشربۃ باب ماجآء فی السکر
(۱۶) امام الخطیب الشربینی، مغنی المحتاج، دارالفکر بیروت لبنان، ج: ۴، ص: ۱۸۷ (۱۷) دیکھئے حوالہ نمبر ۱۵۔ (ب)

(۱۸) دیکھئے حوالہ نمبر ۲ (۱۹) ایضاً (۲۰) دیکھئے: The oxford classical dictionary, the oxford Press. London(1933) "ALCOHOL" (۲۱) ایضاً حوالہ نمبر ۲۰ (۲۲) ڈاکٹر محمد علی البار 'الخمر بین الطب والفقہ' سعودی پبلشنگ ہاؤس جدہ (۱۹۸۶) ص: ۳۰ (۲۳) ایضاً دیکھئے حوالہ نمبر ۲۲ (۲۴) عبدالرحمن ابرقوقی 'دیوان حسان ابن ثابت' المطبعۃ الرحمانیہ مصر (۱۹۲۹) ص: ۴ (۲۵) علامہ ابن کثیر (حافظ عمادالدین) (۷۷۴ھ) تفسیر القرآن العظیم (تفسیر ابن کثیر) طبع کراچی ج ۱ ص ۸۱ البقرۃ ۲: ۲۱۹ (۲۶) دیکھئے: Dr.A.Albar, Misconception about the health procuring properties of Alcohol, Saudi Medical Journal, Vol.9 No1. January(1988)P=34 (۲۷) تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس دار الکتب العلمیۃ بیروت البقرۃ ۲: ۲۱۹ (۲۸) سید سابق 'فقہ السنۃ' دار الکتاب العربی بیروت طبع سوم بیروت ج ۲ ص: ۳۷۳ (۲۹) حافظ ابن قیم الجوزیہ (۷۵۱ھ) زاد المعاد دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان ج ۳ ص ۱۳۴ (۳۰) روزنامہ جنگ راولپنڈی 'جمعہ میگزین' جولائی ۱۹۹۱ء ص: ۳۳ (۳۱) مولانا سید محمد انظر' شراب اسلام کی نظر میں۔ ماہنامہ الحق اپریل ۱۹۷۲ء ص: ۲ (۳۲) دیکھئے: Shakespeare, Macbeth. act No.2, Marshal Chinard Holt,Inc London, 1963 (۳۳) دیکھئے Dr. A.Albar, Mis conception about the health procuring properties of Alcohol, Saudi Medical Journal Vol.9,No.1, January (1988) P:33-36 (۳۴) حافظ ابی عبدالرحمن النسائی (۳۰۳ھ) سنن نسائی مکتبہ سلفیہ لاہور کتاب الاشربہ (۳۵) دیکھئے: حوالہ نمبر ۲ (۳۶) دیکھئے حوالہ نمبر ۲۲ (۳۷) دیکھئے: Conveevsion of androgens to estrogers in cirrhosis of the liver, J clin Endoerinal Metab, 55:583-586(1982) (۳۸) دیکھئے حوالہ نمبر ۲ زیر لفظ ہارمون Hormone (۳۹) دیکھئے حوالہ نمبر ۱۲ (۴۰) دیکھئے حوالہ نمبر ۲۵ (۴۱) ڈاکٹر عالمگیر 'شراب کے طبی اثرات' روزنامہ جنگ' راولپنڈی جمعہ میگزین نومبر ۱۹۹۱ء۔

قومی خدمت ایک عبادت ہے اور
سروس انڈسٹریز اپنی صنعتی پیداوار کے ذریعے
سالہا سال سے اس خدمت میں مصروف ہے
Servis